14098 - قرضے کی کٹوتی

سوال

بعض تاجر حضرات کے گاہکوں کے ذمہ موجل قرضے ہوتے ہيں اور یہ تاجر کسی بنک میں جاکر بنک کو وہ معاہدہ یا اسٹام اس میں پائی جانے قیمت سے کم قیمت پر فروخت کر کے رقم حاصل کرتے ہیں اور بنک وقت مقررہ پر ان گاہکوں سے پوری رقم وصول کرتا ہے، اس عمل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بنکاری کے نظام میں اس معاملہ کو (قرضوں کی کٹوتی) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور یہ حرام معاملات میں سے اور سود کی صورت میں میں سے ایک صورت ہے.

کیونکہ وہ مثلا اسٹام یا معاہدہ جس میں ایک ہزار ہے اور اس کی تاریخ ادائیگی ایک ماہ ہے کو نقد نو سو میں فروخت کردیتا ہے.

اور یہ سود ہے، بلکہ اس معاملہ میں تو دو قسم کے سود جمع ہو گئے ہیں ایک تو ادھار کا سود اور دوسرا زیادہ کا سود، یعنی ربا الفضل اور ربا النسیئۃ دونوں ہی جمع ہیں، کیونکہ اس نے نقد اور حاضر کو اسی جنس کے ساتھ ادھار اور زیادہ میں فروخت کیا ہے.

اور جب دو نقد جنسوں کی نقد کے ساتھ بیع ہو تو مجلس عقد میں قبضہ واجب اور ضروری ہے، لہذا اگر دونوں نقد اشیاء ایک ہی جنس کی ہوں تو پھر برابری اور قبضہ ضروری ہے، جو کہ اس معاملہ میں نہیں ، اس لیے اس معاملہ میں برابری نہ ہونے کی بنا پر رباالفضل (زیادہ والا سود) اور قبضہ نہ ہونے کی بنا پر ربا النسیئۃ (ادھار سود) جمع ہو گئےہیں.

اس کے بارہ میں مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

(بنک کو کمپیالہ (معاہدہ نامہ اور بل) رقم کی ادائیگی کے بدلے میں فائدہ کے ساتھ فروخت کرنا بائع جو بنک کو دے، اور اسٹام میں پائی جانے والی رقم کی خریدار سے وصولی بنک کرے سود ہونے کی بنا پر حرام ہے) اھـ

دیکھیں: فتاوی البیوع (352).

اور فقہ اکیڈمی کے فیصلوں میں ہے کہ:

تجارتی اوراق میں کمی (کٹوتی) شرعا ناجائز ہے، کیونکہ یہ سود کی طرف جاتی ہے. اھـ

واللہ اعلم .